بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۳ صفر ۱۳۹۱ھ، ۲۰ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۰ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۹

79

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ ماہ شہادت کی رپورٹ ارسال کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"آج شام کے قریب حضور کو ضعف کی تکلیف ہوگئی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد طبیعت ٹھیک ہوگئی اس وقت طبیعت بفضلِ اللہ تعالیٰ اچھی ہے"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دُعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کافی عرصہ تک آرام رہ کر کچھ عرصہ سے گاہے گاہے سر درد کی تکلیف رہنے لگی ہے۔ آج بھی نصف شب سے سر درد ہے لیکن پہلے کی نسبت شدت کم ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا حال مقیم سٹاک ہالم کو بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۷۱ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام جلال یوسف رکھا ہے۔ نومولود حضرت سیٹھ محمد یوسف صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سید مبارک احمد صاحب سرور ابن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عزیز مجید احمد ابن قریشی محمود الحسن صاحب سرگودہا بیمار ہے سرجن کا خیال ہے کہ اپریشن ضروری ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

احمد خان نسیم

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

میرے بزرگ محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ ایک عرصہ سے یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال گلبرگ لاہور میں بوجہ آپریشن داخل ہیں احباب کرام درد دل سے ڈاکٹر صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔

عبید اللہ ملک

فضل عمر ہسپتال ربوہ

دفتر مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ (مینیجر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ غیر اللہ کی محبّت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے

جب خدا تعالیٰ کی محبّت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ خود گناہ کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے

"میں اس مقام پر یہ بات بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے تو وہ اس مصفّا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دُور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے لیکن جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے۔ وہ غیریت کو جلا کر اُسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اصل جگہ پر آجاتی ہے۔ عضو کے ٹوٹنے پھر چڑھنے میں جس طرح سے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن ٹوٹا ہوا عضو کہیں زیادہ تکلیف دیتا ہے جو اسے صرف مکرر چڑھنے سے عارضی طور پر ہوتی ہے اور پھر ایک راحت کا سامان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ عضو اسی طرح ٹوٹا رہے تو ایک وقت آجاتا ہے کہ اس کو بالکل کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے استقامت کے حصول کے لئے اولاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ ارشاد ہُوا فاستقم کما امرت تو لکھا ہے کہ آپ کے کوئی سفید بال نہ تھا پھر سفید بال آنے لگے تو آپ نے فرمایا مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔

غرض یہ کہ جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جُھک نہیں سکتا۔ میں نے تبلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبّت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبتِ الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبّت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۵، ۱۶)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَاَتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا

گذشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا تھا کہ بعض وقت انسان کو اللہ تعالیٰ اس طرح مدد دیتا ہے کہ وہ خود بھی نہیں جانتا کہ وہ ابتلاء سے کس طرح نکل گیا۔ مصیبت نے اس کو چاروں طرف سے گھیرا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے وہ مایوس ہو جاتا ہے اور اندھیرا ہی اندھیرا اس کو نظر آتا ہے مگر چونکہ اس کو اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہوتا ہے وہ خدا کا خوف دل میں رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے اس کو بچانے کے لئے آسمان سے اتر آتا ہے وہ مصائب جو اس کو پہاڑ نظر آتے تھے غبار بن کر آندھی کی طرح گذر جاتے ہیں البتہ یہ معجزہ الٰہی جماعتوں کے لئے ہوتا ہے ایسا معجزہ اکثر وہ لوگ دیکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نام قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہوتا ہے وہ شرک کے مرتکب نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو جو پہاڑ کی طرح ان کا راستہ روکنے کے لئے ایک پل میں ملیا میٹ ہو جاتے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اس طرح نازل ہو جاتا ہے کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا

یعنی ان پر اس طرح عذاب نازل ہوتا ہے کہ وہ سمجھ ہی نہیں سکتے وہ اس عذاب کے ظاہری اور مادی اسباب پر بحث کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پرویز کو اس کے بیٹے نے اس طرح اور اس لئے قتل کرایا اور وہ ان حالات میں تھا اس نے فلاں فلاں کام کیا تھا اس کے سردار اس سے باغی ہو گئے تھے وغیرہ وغیرہ

بے شک یہ اسباب بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ لیکن اصل سبب کو وہ نہیں سمجھتے کہ یہ اسباب تو پہلے بھی موجود تھے یہ اچانک واقعہ کیوں ہو گیا چونکہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا وہ دنیوی اسباب میں گھرے رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ بھی اٹھا کر نہیں دیکھتے مگر صحابہ کرام وہ حقیقی سبب کو جان گئے تھے۔ پرویز نے ایک ایسے رسول کی گستاخی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔

اسی طرح بدر میں جب کفار شکست کھا کر بھاگے تھے تو وہ مادی اسباب پر ہی غور کرتے تھے۔ ان کو صرف یہ خیال آتا تھا کہ جنگ میں ہماری کیا کیا کوتاہیاں تھیں ہم نے کیوں نہ ایسا کیا اور کیوں نہ ویسا کیا۔ مگر حقیقی سبب تک ان کی عقل نہیں پہنچ سکتی تھی اور وہ سبب . . . .

وہ دعا تھی جو ایک خدا پرست کے دل سے مصیبت کے وقت نکلی تھی ان کو یہ نظر نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس دعا کا ایک ایک فقرہ نہیں ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف ایک ایک نقطہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچا رہے تھے ان کو معلوم تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا اپنے پیارے حبیب کی دعا کا کتنا منتظر ہے اور کس قدر اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

کفار کی نگاہ یہ نہ دیکھ سکتی تھی کہ بدر کی جنگ میں فرشتے آسمان سے اتر رہے تھے۔ جو مومنوں کے بازوؤں میں سمائے تھے جو ان کے حوصلوں کو تقویت دے رہے تھے۔ لیکن جن پر "بدر" کا عذاب نازل ہوا تھا وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے وہ کے عقلی تجزیہ میں مصروف رہے اور انہوں نے خدا کو نہ پہچانا انہوں نے اس طاقت کو نہ پہچانا جو ان کی طاقت سے بیکراں گنا زیادہ ہے۔ ان مقابلہ میں چند انسان ہی نظر آتے تھے مگر ان کو وہ خدا نظر نہیں آرہا تھا۔ جو اپنے ماننے والوں کو اسطرح مدد دیتا ہے کہ اور کوئی انسان سمجھ بھی نہیں سکتا کہ خدا پرستوں کو یہ مدد کدھر سے آ رہی ہے اور ظالموں اور تعدی کرنے والوں پر عذاب کہاں سے ٹوٹ پڑا ہے۔

نگہبانیٔ ملّت

ہے وقت آیا۔ اُٹھے اور ایسی قربانی کرے کوئی
جہانِ دل میں سوزِ دل سے تابانی کرے کوئی
نئے انداز سے تشکیل دے کر۔ فکرِ انساں کو
نئی تدبیر سے تعمیرِ انسانی کرے کوئی
نئی شمعیں جلا کر دیدہ و دل کی فضاؤں میں
نئے افلاک سے انوار افشانی کرے کوئی
بکھرتا جا رہا ہے۔ شرق و مغرب کا شیرازہ
تقاضا ہے کہ ملّت کی نگہبانی کرے کوئی
سکھا کر جذبۂ ایماں کو اندازِ براہیمی
مسلمانوں میں تجدیدِ مسلمانی کرے کوئی
چلے سطحِ سمندر پر۔ بنے الیاس کا ثانی
اُڑے دوشِ ہوا پر۔ اور سلیمانی کرے کوئی
خرد کے کارِ پنداری کا قصّہ مختصر کر کے
جنوں کا سلسلہ کچھ اور طولانی کرے کوئی
فروزاں کر کے شمعیں جلوۂ سوزِ محبّت کی
میری جانب سے میرے دل پہ سلطانی کرے کوئی
غرض یہ اہلِ دانش۔ اہلِ بینش کا تقاضا ہے
کہ آئے اور علاجِ نوعِ انسانی کرے کوئی

عبدالسلام اختر (ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب اور امن پر جاپان میں عالمی کانفرنس کا انعقاد

(از مکرم میجر عبدالحمید صاحب مبلغ اسلام جاپان)

جاپان کے قدیمی دارالحکومت کیوٹو میں مذہب اور امن کے متعلق ایک عالمی کانفرنس ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں دنیا کے دس بڑے مذاہب کی جانب سے ۲۱۲ نمائندے شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ مبصرین و مقررین مہمان سیکرٹریوں اور دیگر کارکنوں وغیرہ کو شامل کرکے کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲ ہزار بیان کی جاتی ہے اس عاجز کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جانب سے نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ یہ عاجز ہر چند کہ اپنی کم مائیگی کا معترف ہے تاہم مرکز کے ارشادات کی تعمیل میں اللہ تعالےٰ پر توکل کرکے پوری تندہی سے کانفرنس کی ہر کارروائی میں حصّہ لیا اور اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید اور نصرت کا مشاہدہ کیا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ مذاہب کی اس عالمی کانفرنس میں تین پہلے سے مقررہ امور کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا۔ یہ تین امور (۱) تعمیر و ترقی کے مسائل (۲) حقوق انسانی (۳) تخفیف اسلحہ پر مشتمل تھے۔ ان امور پر بحث کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں جنہیں امریکن محاورہ میں ورکشاپ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے مقرر ہوئیں اس عاجز نے حقوقِ انسانی کی سب کمیٹی میں حصّہ لیا۔ افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر دانا میکلین گریلے جو انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار ریلیجس فریڈم لیگ کے صدر ہیں فرمایا۔ پرانی زمین اور پرانے آسمان کا زمانہ اب ختم ہے اب ہمیں نئی زمین اور نئے آسمان کی ضرورت ہے .....

We need the mandate of a Prophet and the knowledge of the political scientist.

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام پر صلح ہو بلکہ کسی اور نبی کے نام پر ہو سکتی ہے۔ اس افتتاحی تقریر کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ ازاں بعد محترم و مکرم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے صدر صاحب نے امن کے بنیادی اصول کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن شریف کی متعدد آیات کے حوالہ سے نہایت عالمانہ اور حکیمانہ انداز میں ثابت کیا کہ دنیا میں امن قرآن حکیم کے بیان کردہ اصولوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس تقریر کو انگریزی کے دو لوکل اخبارات نے لفظ بہ لفظ شائع کیا۔

اس عاجز کو مختلف کمیٹیوں کی مختلف نشستوں میں ایک تقاریر کرنے کا موقع ملا یہاں تمام تقاریر کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

"اسلام میں ایک ایسا مذہب ہے جس نے امن عامہ کے اصول شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ سب سے اہم اصول یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ اور یہ تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالےٰ پر محکم یقین پیدا نہ ہو۔ امن کا دوسرا اصول یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کے نبیوں کی عزت اور احترام کی جائے۔ اسلام ہمیں یہ ہدایت دیتا ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کے نبیوں کی صداقت کو تسلیم کریں۔ اور ان کی واجب عزت اور احترام کریں۔ قرآن شریف کی آیات سے ثابت کیا کہ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک تمام نبیوں کی صداقت پر ایمان لاتے ہیں۔ جن کا ذکر تورات اور انجیل میں آیا ہے اس کے بعد میں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ دوسرے مذاہب کے پیروکار بھی اسی قسم کے اعلانات کرکے ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت کو تسلیم کریں۔"

آج اس مقدس نبی کے پیرو دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک شکر کا مقام ہے کہ عیسائیوں نے اب اسلام اور اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق رویہ میں تبدیلی پیدا کرنی شروع کر دی ہے یہ صحیح راستہ کی طرف ان کا قدم ہے۔ اس سلسلہ میں دو حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

(۱) سوڈان ایپسکوپل مسٹری ریورنڈ بالڈون نے اپنی کتاب The way of the Prophet میں لکھا۔

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تاریخ کی ایک عظیم شخصیت ہیں اور اس امر کے ثبوت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اسلام کی عظمت تیرہ صد سال سے برقرار چلی آتی ہے ایسے شخص کو تعریفی کلمات کہنے سے کوئی بھی روک نہیں سکتا جس نے ایک سادہ مبلغ کی حیثیت سے مکہ میں کام شروع کیا اور پھر ایذا رسانیوں اور نا امیدیوں پر فتح حاصل کرتے ہوئے مدینہ کی طرف نہایت دلیری کے ساتھ ہجرت کرکے دس سال کے قلیل عرصہ میں عرب کے ایک کثیر حصّہ کو متحد کر کے ملّتِ اسلامی کی بنیاد اس یقین کے ساتھ رکھی ہو کہ اس کی وفات کے بعد دس سال کے عرصہ میں اس کے ماننے والے ملک شام اور ملک فارس اور مصر کے مالک ہو گئے ہوں یہ صرف اسکندر اعظم اور نپولین کی طرح کی ایک فوجی فتح ہی نہ تھی بلکہ ایک نبی کی فتح تھی جو خدا کا نام لیکر قول اور فعل میں ہم آہنگی اختیار کر رہا تھا۔ اور جس نے مکہ کے مغرور اور متمول تاجروں میں کیا صحرا کے آزاد خیال عربوں میں عجز و انکسار پیدا کرنے والا خدائی خوف تقویٰ نماز روزہ اور زکوٰۃ دینے کی عادات پیدا کریں۔"

(صفحہ ۶۸ - ۶۹)

دوسرا حوالہ اٹلی کے شہر روما میں ۱۹۶۲ء میں ایکیومینیکل کانفرنس جس میں کیتھولک مذہب کے دنیا بھر کے تین ہزار پادریوں نے شمولیت کی تھی۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق ایک اعلانیہ کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں مسلمانوں کے مسلّمات کی انتہائی تعریف کی گئی تھی۔ میں نے تقریر جاری کرتے ہوئے عرض کی کہ آج دنیا کی دو بڑی قوموں عیسائی اور مسلمانوں کے درمیان جو اتنی بڑی خلیج حائل ہے اسے کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عیسائی اس

قسم کے اعلانات بار بار کریں اور اس محسنِ اعظم کی صداقت کو اسی طرح تسلیم کریں جس طرح اسلام کے ماننے والے ان کے انبیاء کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم نہ صرف تورات اور انجیل کے بیان کردہ انبیاء کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ گذشتہ زمانہ میں ہندو مت کے انبیاء اور بدھ مت کے نبی اور کنفیوشس وغیرہ سب کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس عاجز کی رائے میں مذاہب عالم کی کانفرنسیں دنیا کے ہر حصّہ میں کثرت کے ساتھ منعقد ہونی چاہئیں اور ان کی ایک سنٹرل کونسل کی تشکیل ہونی چاہئیے جن کے زیر اہتمام یہ کانفرنسیں ہوا کریں۔ اس کونسل کے اراکین دنیا کے بڑے مذاہب سے منتخب کئے جاویں۔ ان کانفرنسوں میں ایک مذہب کے نمائندے دوسرے مذاہب کے بانیوں اور پیغامبروں کے کارہائے نمایاں کے متعلق تقاریر کریں اسی طرح ایک دوسرے مذہب کے نبیوں اور بانیوں کے متعلق غیر مذاہب کے مصنفین اور علماء مضامین اور کتابیں لکھیں اور ان تحریرات کی کثرت سے اشاعت کی جاوے۔"

میری اس تقریر پر ایک بہائی عورت نے کہا میں میجر عبدالحمید کو قرآن شریف کی اس دلچسپ تفسیر کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں اگر چودہ سو برس قبل مسلمان قرآن شریف کی ایسی ہی تفسیر کرتے جیسے میجر عبدالحمید نے آج کی ہے تو پارسی ایران سے دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کرکے نہ جاتے۔ میں نے جواب کے لئے ہاتھ کھڑا کیا مگر صاحب صدر نے اجازت نہ دی۔ مساوات انسانی کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ الوداع کے اقتباسات پڑھ کر بتلایا کہ اسلام کی رو سے تمام انسان ایسے ہی برابر ہیں جیسے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے برابر ہیں اسی طرح انصاف کے متعلق تعلیم کو آیات قرآنی سے پیش کیا۔ ایک موقع پر ایک بہائی نمائندہ نے ایک تجویز پیش کی کہ تمام مذاہب کو ایک مذہب میں تبدیل کرنے کے لئے مناسب اقدام اٹھائے جائیں۔ اسی طرح ایک ہندو نمائندہ نے جو بھارتی پارلیمنٹ کا ممبر تھا یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ حالات کے مطابق مذاہب میں مناسب تبدیلی کی جاوے۔ میں نے کہا کہ مذاہب میں مناسب تبدیلی یا تمام مذاہب کو ایک مذہب میں مدغم کرنے کی تجویز مذاہب میں مداخلت کے مترادف ہو گی جو اس کانفرنس کے اغراض اور امن کے اصولوں کے خلاف ہے ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ دنیا میں مختلف مذاہب اور عقائد رکھنے والے کس طرح آپس میں صلح اور آشتی سے رہیں کرہ سے باہر نکل کر بہائی نمائندہ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور مجھ سے معافی مانگی۔

ایک موقع پر میں نے عرض کی "صاحب صدر امن کے متعلق مختلف نمائندوں کے اپنے خیالات

کا اظہار کیا امن کے مختلف پہلوؤں پر مختلف رائیں دیں لیکن امن کے لئے ایک ضروری امر دعا اور توبہ و استغفار ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اسی زمانہ میں انسان کچھ بہت ہی مادہ پرست ہو گیا ہے۔ وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول گیا ہے اس نے خدا سے روگشتی اختیار کر لی اور نفسانی خواہشات اور شہوات کا شکار ہو گیا۔ مذہبی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب گناہ اور نافرمانی میں حد سے زیادہ گذر جاتا ہے اور اپنی پیدائش کا مقصد پورا نہیں کر رہا ہوتا تو مختلف قسم کے مصائب اور عذاب اس پر نمودار ہو جاتے ہیں اور اسے تنبہ کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ توبہ کرے اور بخشش طلب کرے تو خدائے رحیم و کریم عذاب ٹال دیتا ہے اور اسے بچا لیتا ہے ...... اس صدی میں مصائب پر مصائب آئے اور آج ہم ایسے مقام پر کھڑے ہیں جہاں کامل فنا اور تباہی اور موت کے بغیر کچھ نظر نہیں آ رہا۔ خدا کے نبی اور روحانی رہنما جنہیں خدا تعالیٰ مبعوث فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیشہ ایسے عذابوں سے قبل از وقت لوگوں کو متنبہ کر دیا کرتے ہیں۔ اسی قسم کی تنبیہہ اس زمانہ کے مصلح ربانی حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان انڈیا (۱۸۳۵ - ۱۹۰۸ء) بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی فرمائی تھی میں اس تنبیہہ کا ایک حصہ یہاں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

اے یورپ تو بھی محفوظ نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری اس روز مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی باری بھی قریب آ رہی ہے نوح کا زمانہ تم پھر دیکھو گے اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھو گے لیکن خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ وہ جو خدا کو چھوڑتا ہے کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور وہ جو اس سے نہیں ڈرتا مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(دی سنڈے ہیرلڈ بوسٹن
جون ۲۳ ر ۱۹۰۷ء)

اس سلسلہ میں مری تجویز یہ ہے کہ دعا اور توبہ کے لئے دن مقرر کئے جاویں۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں سے درخواست کی جاوے کہ مردوں عورتوں اور بچوں سمیت مقررہ مقامات میں جمع ہوں اور صرف خدا کے سامنے چیخ و پکار کے ذریعہ اس سے استعانت طلب کریں اور دعا کریں کہ وہ دنیا میں صلح اور آشتی پیدا کرے اور لوگوں کو آئندہ جنگوں کی ہولناک تباہیوں سے بچائے۔ ہمارے دوستو اچھے دار

تقریروں اور نعروں کا زمانہ اب چلا گیا اب زمانہ ہے جلدی جلدی کام کرنے کا آؤ ہم لوگوں کے دلوں کو قومی اور سماجی تعصبوں سے پاک کریں۔ اور ان کے دلوں سے نفرت اور حقارت کی میل نکال پھینکیں۔ آؤ ہم ان کے دلوں میں محبت اور اخوت کے احساسات پیدا کریں اور رنگ اور عقیدہ اور قومی امتیازات کو مٹا دیں۔ آؤ ہم دنیا کے کونہ کونہ کی تلاش کریں کہ کہیں ایسے لوگ تو بس نہیں رہے جن کی جائز شکایات ہیں۔ آؤ ہم ان مصیبت زدگان کی سچی ہمدردی کا اظہار کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے ان کی شکایات کے ازالہ کی کوشش کریں بالآخر آؤ ہم مہربان اور محبت کرنے والے خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں صلح اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی کے حصول کی راہوں کی طرف رہنمائی کرے۔" مری اس تقریر کو انہماک سے سنا گیا۔ اور سامعین کے چہروں پر عجیب کیفیت نمودار ہوتی نظر آ رہی تھی۔ فالحمد للہ رب العالمین

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں لندن میں مذاہب کانفرنس میں ایک اصول قرآنی شریعت کی آیات سے یہ پیش فرمایا تھا کہ اگر دو ملکوں میں کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے تو امن کے اصولوں کے ماتحت ان ملکوں میں صلح کرانے کے لئے ایک انٹرنیشنل آرگنائزیشن ہونی چاہیئے۔ اور اگر اسی تنظیم کا فیصلہ کوئی ایک پارٹی یا ملک ماننے پر رضامند نہ ہو تو باقی ملکوں کو جبر سے فیصلہ منوانا چاہیئے حضور نے فرمایا تھا کہ لیگ آف نیشنز کے پاس چونکہ کوئی فورس نہیں ہے جس کی مدد سے وہ اپنا فیصلہ کسی ملک سے منوا سکیں اس لئے جب تک قرآن شریف کے اصولوں پر لیگ آف نیشنز کار بند نہ ہوگی کامیاب نہیں ہو سکتی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور لیگ آف نیشنز کے ہوتے ہوئے دوسری جنگ عظیم نمودار ہو گئی۔ اس کے بعد جب یو این او معرض وجود میں آئی تو پھر حضور نے فرمایا تھا کہ یہ بھی لیگ آف نیشنز کی طرح ناکام رہے گی کیونکہ اس کے پاس اپنا فیصلہ منوانے کے لئے کوئی فورس نہیں ہے۔ یہ بات میرے ذہن میں اچھی طرح سے مستحضر تھی۔ لہذا مختلف پیرایوں میں مختلف کمیٹیوں میں اسے پیش کیا۔ مگر میری تجویز کو تو غور کرنے کے لئے توجہ سے سے لیتے مگر ٹال مٹول کرنے کی کوشش کرتے۔ کبھی ایک کمیٹی کے پاس یہ تجویز جاتی کبھی دوسری کے پاس آخر پلینری سیشن میں Human Rights کی ڈرافٹ تجاویز کے پڑھے جانے کے بعد میں اسمبلی ہال میں کھڑا ہو گیا اور صاحب صدر کی اجازت سے یہ تجویز پیش کی تو چیئرمین کو دوبارہ غور کرنے کے لئے میری

تجویز بھیج دی گئی۔ ورکشاپ کا دوبارہ اجلاس ہوا تو میری تجویز چیئرمین نے پیش کی۔ لیکن ہندو نمائندوں کے کہنے پر کہ اس اجلاس کے متعلق یہ تجویز نہیں اس پر غور نہ کیا جاوے یہ تجویز واپس لے لی گئی۔ میں چونکہ دور بیٹھا تھا سمجھ نہ آئی کہ کیا فیصلہ ہوا۔ اتفاق سے شام کو بس پر چیئرمین میرے ساتھ ہی سوار ہو کر ہوٹل کی طرف گئے۔ تو ان سے دریافت کرنے پر حقیقت معلوم ہوئی مجھے بڑا افسوس ہوا مگر انہوں نے فرمایا کہ دوسرے روز Disamament کمیٹی میں دوبارہ اسے پیش کر دیا جاوے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور اسمبلی ہال میں کھڑے ہو کر چیئرمین صاحب کی اجازت سے یوں خطاب کیا۔

صاحب صدر! پیرا نمبر ۸ کی ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں مگر قبل اس کے کہ وہ تجویز پیش کی جاوے میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ صاحب اقتدار حکومتیں انصاف نہیں کرتیں جس طرح "امن" کا صحیح مفہوم مفقود ہو گیا ہے اسی طرح لفظ "انصاف" کا صحیح مفہوم بھی ناپید ہو گیا ہے۔ کمزور اقوام کے کروڑوں افراد کو گھروں سے بے گھر کر دیا گیا اور انہیں انتہائی ذلت آمیز زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اسی طرح کروڑوں انسانوں کو حق خود ارادیت سے محروم کر دیا گیا۔ بڑی اقوام ذاتی مفاد کو مدنظر رکھ کر ان کی مدد کرتی ہیں یا ان کی مخالفت کرتی ہیں۔ لیکن جب دیکھتی ہیں کہ ان کا ذاتی مفاد نہیں تو مظلوم اقوام کی کوئی فریاد ہی نہیں سنتا۔ یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ دنیا میں امن قائم نہیں ہوتا۔ لہذا میں بڑے زوردار الفاظ میں ضمیر کے نام پہ انصاف کے نام پہ دنیا کے نام پہ اور بالآخر خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل ترمیم کو منظور فرمایا جاوے۔

We recommend that international disputes between Countries resolved by peaceful means through the machinery of the United Nations. But should the peaceful measures fail and any country of the United implement the decisuns of the United Nations, the latter should be adequately equipped to use force if necessary, as a last resort unitil such country accepts the decision of the United Nations.

ترجمہ:۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ مختلف ممالک کے مابین باہمی جھگڑے اقوام متحدہ کے ذریعہ سے امن کے اصولوں پر باہمی مفاہمت سے طے ہوں مگر اگر کوئی ملک یا قوم اقوام متحدہ کے فیصلے ماننے سے انکار کرے تو اس صورت میں اقوام متحدہ کے پاس ایسی طاقت ہونی چاہیئے جس کو آخری طور پر استعمال کر کے انکار کرنے والی قوم سے اپنا فیصلہ جبر سے منوا سکے۔

میری اس تجویز پر Mr Sean Macbride سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل کمیٹی آف جورسٹس Human Rights ورکشاپ کے چیئرمین تھے کھڑے ہو گئے اور نہ صرف میری تجویز کو سیکنڈ کیا۔ بلکہ پرزور الفاظ میں میری تائید کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ تجویز متفقہ طور پر پاس ہو گئی فالحمد للہ۔ بعد میں لوگوں نے مجھے مبارک باد دی۔

اب اس کانفرنس کی Findings ایک کتابچہ کی صورت میں طبع ہو کر آ گئی ہیں اس کتابچہ کے صفحہ ۱۱ پر Disamament کے پیراگراف ۹ کے طور پر مندرجہ بالا ترمیم انہی الفاظ میں منظور ہو کر شائع ہو گئی ہے فالحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف شدہ اراضی کی پیداوار سب سے پہلے ادا فرماویں

جیسا کہ قبل ازیں بھی اطلاع دی جا چکی ہے وقف جدید کی زمینیں جن زمیندار اصحاب کے پاس بطور امانت کے ہیں۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے امانت کا حق ادا فرمادیں۔ اور پیداوار نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف شدہ زمینوں کی آمد وقف جدید کو ارسال فرمادیں۔

دوست اس سلسلے میں چٹھیوں کا انتظار نہ فرماویں۔ اُن کی پیداوار مرکز میں وقف جدید کے حساب میں داخل ہوتے ہی انہیں اسکی اطلاع کر دی جائیگی۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ سے متعلق ارشادات

(مرتبہ:۔ محمد حمید الحق ابن محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ نور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

مومن عورتوں سے کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور وہ صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی (ہم کفو) عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں۔ یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا اپنی زینت ظاہر کریں۔ ان کے سوا کسی پر نہ ظاہر کریں۔ اور اپنے پاؤں زور سے زمین پر) اسلئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں یہی عورتوں کی آزادی فسق وفجور کی جڑ ہے جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق وفجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم۔ ذٰلک ازکی لھم کہ تو ایمان والوں کو کہدے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۳۴، ۱۳۵)

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا کسی لذیذ کھانے پر۔ (ایضاً)

"آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے جب پردہ ہو گا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد اور عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں۔ سیریں کریں۔ کیونکہ جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قوموں میں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں"

(ملفوظات جلد اول ص ۳۰)

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر پردہ کا حکم دیا ہے اور ان رشتوں کو گنوایا ہے جن سے عورت کو پردہ کرنا چاہیئے اور مردوں کو بھی غض بصر کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر اس زمانہ کے مامور نے جن کی بعثت کی ایک عظیم الشان غرض دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا ہے) پردہ کے حکم کی غرض اور حکمت کو بیان کر کے اس کی تعمیل کی جماعت کو تاکیدی ہدایت فرمائی ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماحول میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس حکم کی پوری طرح تعمیل ہوتی ہے۔ اور جہاں کوئی نقص نظر آئے وہ حتی الوسع اس کی اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ایک استانی کی ضرورت

چک منگلا سکول جو کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جاری شدہ ہے اس کے لئے ایک میٹرک جے وی استانی کی ضرورت ہے میرے نام درخواستیں بھجوائیں۔ ایسی خواتین جو گاؤں میں رہ سکیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۷۵ محترمہ زینب نسرین صاحبہ اہلیہ مقبول احمد صاحب D.O.C خانپور ۳۴۴/۰
۷۷۶ " اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد انور صاحب پشاور ۳۰۰/۰
۷۷۷ " خالدہ ادریس صاحبہ اہلیہ کنور ادریس صاحب پشاور ۳۰۰/۰
۷۷۸ " طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر داؤد احمد صاحب " ۳۰۰/۰
۷۷۹ " اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ایم بی بی ایس ایبٹ آباد ۳۰۰/۰
۷۸۰ " رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار محمد صاحب ۳۰۰/۰
گوٹھ شاہ دین ضلع نواب شاہ
۷۸۱ " شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار محمد صاحب گوٹھ شاہ دین ۳۰۰/۰
۷۸۲ " ناصرہ نسرین صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحفیظ صاحب کراچی ۳۰۵/۰
۷۸۳ " بشریٰ تاثیر صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب " ۳۰۰/۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۰ ہش کے صفحہ ۵ پر ایک فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے نمبر ۷۴۲ میں اندراج غلط چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے۔

دختران سردار عبدالحمید صاحب آف لاہور منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ بقضائے الٰہی ۱۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور مورخہ ۱۷ مارچ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ (دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے)

ان کی وفات کے سلسلہ میں عزیزو اقارب اور دوستوں کے بہت سے خطوط اظہار تعزیت میں موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ ان سب کی ہمدردی اور تعزیت کا دلی طور پر شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

(قدرت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری)

ضروری اطلاع

ٹیکسلا میں آنے والے دوست مجھ سے مندرجہ ذیل پتہ پر مل سکتے ہیں۔

۱ چوہدری محمد شریف احمد سینئر فورمین کوارٹر نمبر ۱۱۱/۸ A ہیوی مکینکل کمپلیکس ٹیکسلا

۲ ڈاک کا پتہ

چوہدری محمد شریف احمد۔ بی اے معرفت پوسٹ ماسٹر ٹیکسلا

لویریوالہ ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی جلسے

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء کو مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ دو دن کے لئے مختصر تربیتی دورہ پر لویریوالہ میں تشریف لائے آپ نے اپنے قیام کے دوران پانچ تربیتی لیکچر دیئے۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء کو بعد نماز عشاء آپ نے ایک نہایت ہی لطیف۔ موثر۔ پرمعارف اور دلنشین تقریر فرمائی جس میں آپ نے شجرہ طیبہ (اسلام) کے شیریں ثمرات کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔

اگلے روز مکرم شاہ صاحب نے نماز فجر کے بعد ایک تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں۔ پیشگوئی کسر صلیب اور قتل خنزیر اور پیشگوئی مصلح موعودؓ پر بڑے حسین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ دس بجے قبل دوپہر آپ نے مستورات کے ایک جلسہ میں "قرون اولیٰ میں مسلمان عورتوں کی قربانیاں اور اس زمانہ میں احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی

نماز عشاء کے بعد ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی چونکہ اس مجلس کے انعقاد کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر کر دیا گیا تھا اس لئے غیر احمدی دوست بھی مسجد سے ملحقہ میدان میں جمع ہو گئے مذاکرہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس مجلس میں مکرم شاہ صاحب نے متعدد سوالات کے جوابات جو تحریری طور پر کئے گئے تھے کے جوابات موثر انداز میں دیئے۔

مورخہ ۱۶ مارچ کو نماز فجر کے بعد مکرم شاہ صاحب نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے قرآنی پیشگوئیوں کے علاوہ اولیاء امت کی پیشگوئیاں بھی بیان فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مکرم شاہ صاحب کا یہ مختصر دورہ نہایت کامیاب رہا ہے اور آپ کی جملہ تقاریر کو اہل دہ نے بہت توجہ سے سنا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج مرتب کرے۔ آمین

(عبدالباسط صدر جماعت احمدیہ لویریوالہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ طاہرہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے آنکھوں کا دو دفعہ اپریشن کرا چکا ہوں وہ کامیاب نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور کرے

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فرید کے ضلع شیخوپورہ)

۲ عزیزم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالیمن ربوہ کی والدہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد مولا داد حال وارد رحیم یار خاں)

۳ میں کافی دنوں سے دائیں کان اور آنکھ درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

(اہلیہ نذیر احمد پی اینڈ ٹی کالونی لاہور)

۴ میری ہمشیرہ محترمہ ان دنوں سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (طیبہ کوثر کراچی)

۵ خاکسار کی والدہ محترمہ آنتوں میں تکلیف کی وجہ سے کافی دنوں سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(نذیر احمد دارالیمن ربوہ)

۶ میرے ایک غیر از جماعت دوست مکرمی محمد اکبر صاحب چک ۹۱ جنوبی ضلع سرگودھا میں دو تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں وہ احباب کرام سے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مہدی خاں چک ۹۱ جنوبی ضلع سرگودھا)

۷ خاکسار کا بڑا بھائی حافظ ناصر احمد گزشتہ دس دن سے بعارضہ ہچکی بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ان کو صحت عطا فرمائے آمین (ماسٹر ظاہر احمد

بیرون کوٹ رکن دین قصور)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن خواتین و حضرات نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی غرض سے پیش کی گئی۔ حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے اموال میں برکت عطا فرمائے۔ یہ فہرست اب دعا کی غرض سے اور اس غرض سے کہ یہ نام تاریخ احمدیت میں ثبت ہو جائیں، روزنامہ الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(۳)

۳۳	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس موضع لکھو کھی		۵۰۰	روپے
۳۴	مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (امۃ الرشید) اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	″	۵۰۰	روپے
۳۵	″ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب فیکٹری ایریا	ربوہ	۵۰۰	روپے
۳۶	لجنہ اماء اللہ دار الرحمت فیکٹری ایریا	ربوہ	۲۷۵	روپے
۳۷	مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب دار البرکات	″	۵۰۰	روپے
۳۸	محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت	″	۵۰۰	روپے
۳۹	″ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	″	۱۰۰۶	روپے
۴۰	مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب	″	۵۰۰	روپے
۴۱	″ راجہ عبد الواسع صاحب دار الیمن ربوہ		۵۰۰	روپے
۴۲	″ شیخ عبد الرحمٰن صاحب کوٹھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار دار الرحمت غربی		۵۰۰	روپے
۴۳	″ چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری ظہور احمد صاحب	″	۵۰۰	روپے
۴۴	″ حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب مع اہل و عیال دار الدین	″	۵۰۰	روپے
۴۵	لجنہ اماء اللہ چک ۹۸ شمالی		۵۰۰	روپے
۴۶	مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۸		۵۰۰	روپے
۴۷	محترمہ کوثر پروین صاحبہ بنت چوہدری پیر احمد صاحب مرحوم		۵۰۰	روپے
۴۸	مکرم رائے عبید اللہ صاحب مع خاندان چک منگلہ		۵۰۰	روپے
۴۹	مکرم محمد عبد المجید صاحب چک ۹ پنیار		۵۰۰	روپے
۵۰	″ راجہ بشیر الدین صاحب جنجوعہ ڈھڈہ راجھا مع اہلیہ صاحبہ		۸۵۰	روپے
۵۱	قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا		۱۰۰۰	روپے
۵۲	مکرم چوہدری محمد عبد المجید صاحب چک ۹ پنیار		۵۰۰	روپے
۵۳	″ میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ		۵۰۰	روپے
۵۴	″ چوہدری ظفر علی صاحب جنڈ سر گکھڑ منڈی		۵۵۰	روپے
۵۵	″ ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب نوشہرہ ورکاں مع اہل و عیال		۵۸۰	روپے
۵۶	″ شیخ رحمت اللہ صاحب		۱۰۰۰	روپے
۵۷	″ سید سعید احمد صاحب وار برٹن معرفت احمد اینڈ کو شیخوپورہ		۵۰۰	روپے
۵۸	″ چوہدری خاندان علم دین مرحوم نواں کوٹ چک ۷۹		۵۰۰	روپے
۵۹	محترمہ نواب بی بی اہلیہ علم دین مرحوم	″ ″	۵۰۰	روپے
۶۰	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ابن علم دین مرحوم نواں کوٹ ۷۹		۵۰۰	روپے
۶۱	محترمہ رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نصر اللہ نواں کوٹ ۷۹		۵۰۰	روپے
۶۲	مکرم حاجی فضل محمد صاحب جھنگڑ حاکم والا		۵۰۰	روپے
۶۳	″ چوہدری عبد الستار صاحب منجانب والدین حسن آباد		۵۰۸	روپے
۶۴	″ الحاج شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۳۴ گلبرگ کالونی لائلپور		۵۰۰	روپے
۶۵	″ میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم والد خود سیالکوٹ		۶۰۰	روپے
۶۶	بھاگن بی بی صاحبہ صحابیہ والدہ خود	″	۶۰۰	روپے
۶۷	آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ خود	″	۶۰۰	روپے
۶۸	مکرم محمد شفیع محمد بشیر صاحب	″	۵۰۰	روپے

(باقی)

قرآن مجید کا سکھانا از بس ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں پھر تمام جماعتوں کے عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم سکھانا۔ جاننا۔ اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں اور جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت۔ نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے۔ اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں۔ جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔" (فرقان انوار)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ماہوار آمد کا پانچواں حصہ معیار قربانی بنایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا:۔

"حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش تھی کہ تحریک جدید میں ماہوار آمد کا ۱/۵ دیا جائے۔ اگر دفتر دوم کے مجاہد حضور کی اس خواہش کو پورا کر دیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ رقم سات لاکھ نوّے ہزار تک پہنچ جائے گی۔"

تحریک جدید کی مشکلات کے ازالہ کے لئے جن قربانیوں کی شدید ضرورت ہے وہ اپنے محبوب امام کے الفاظ میں ہی حتی الامکان واضح کر دی گئی ہے۔ جملہ افراد جماعت اس بارہ میں اپنی قربانیوں کا محاسبہ فرمائیں اور اگر کمی نظر آئے تو اوّلین موقع پر اس کی تلافی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں کہ یہ دعاؤں اور عمل کا زمانہ ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

۲۲ فروری ۱۹۷۱ء کو لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم آفتاب احمد خان سلمہ اور عزیزہ ناہید بیگم صاحبہ بی ایس سی (ہوم اکنامکس) کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود جناب خان اللہ داد خان ڈبلیو پی ایف ایس ریٹائرڈ کا پوتا جناب سردار محمد ایوب خان بہادر او بی ای مرحوم آف مراد آباد (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کا پڑپوتا ہے اور جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر آباد لاہور کا نواسہ ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اسلام و احمدیت کا سچا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(اہلیہ اللہ داد خان گجرات)

درخواست دعا

خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ پورے پاکستان میں علاج کرا کر تھک چکا ہوں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ میرے کانوں کے پردے بالکل صحیح سلامت ہیں اور میری عمر ۲۲ سال ہے بہرہ ہو جانے کی وجہ سے میں غمگین اور والدین پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی کو دور فرمائے آمین۔

(محمد اکرم شاہد چک ۲۰ حسین آباد ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومن زمین کی روحانی رونق اور آبادی کا باعث ہوتے ہیں

ان سے موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزاروں قسم کے مادی اور روحانی فائدے اٹھاتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر فرماتا ہے خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ اس نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اس میں مادی جانوروں کے علاوہ ان لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو انبیاء کے آنے سے پہلے مردہ کی سی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں روحانی زندگی کی کوئی رمق تک نظر نہیں آتی۔ لیکن جب آسمانی صور پھونکا جاتا ہے تو اس وقت ایسے مردہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور لولے لنگڑے بھی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں پھر یہ لوگ جو مختلف ملکوں اور مختلف قوموں اور مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف علوم و فنون اور مختلف قابلیتوں کے مالک ہوتے ہیں نبی کی آواز پر لبیک کہنے کے بعد دین کی اشاعت کے لئے دنیا میں چاروں طرف پھیل جاتے ہیں اور اپنی تبلیغی جدوجہد سے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو دین کی طرف کھینچ لاتے ہیں جو اس کے دین کی اشاعت کے لئے دنیا میں چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ اور اپنی تبلیغی جدوجہد سے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو دین کی طرف کھینچ لاتے ہیں جو اس کے دین کی رونق اور تازگی بنتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے دابۃ سے ان مومنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو زمین کی روحانی رونق اور آبادی کا باعث ہوتے ہیں اور جن سے موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزاروں قسم کے مادی اور روحانی فوائد اٹھاتی ہیں۔

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحیمیت کا ثبوت پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ صفت رحمانیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے جس قدر فیضان ہیں ان میں تو کافر بھی برابر کے شریک ہیں لیکن رحیمیت کے دائرہ میں جب مومن اور کافر کا مقابلہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تائید مومنوں کو کامیاب کرتی اور کفار کو ان کے ارادوں میں ناکام کر دیتی ہے اس جگہ استعارہ کے طور پر ہواؤں سے وہ ہوائیں مراد ہیں جو خاص خاص وقتوں میں چلا کرتی ہیں خصوصاً وہ ہوائیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے چلیں اور جنہوں نے آپ کے انوار کو ساری دنیا میں پھیلا دیا مثلاً جنگ بدر کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریت اور کنکریوں کی ایک مٹھی پھینکی تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی تیز ہوا چلی جس نے مومنوں کی تائید کی اور کفار کو ایسا بے دست و پا کر دیا کہ تھوڑی دیر میں ہی جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور کفار کے بڑے بڑے لیڈر خاک و خون میں تڑپنے لگے۔ اور ان کے مسلح اور آزمودہ کار سپاہی میدان سے منہ پھیر کر بھاگ نکلے۔

پھر غزوۂ احزاب میں بھی ایسا ہی ہوا اور خدا تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ہوا چلائی اور کفار بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک رات سخت آندھی چلی جس نے قناتوں کے پردے توڑ دیئے چولہوں پر ہنڈیاں گرا دیں۔ اور بعض قبائل کی آگیں بجھ گئیں۔ مشرکین عرب میں یہ رواج تھا کہ وہ ساری رات آگ جلائے رکھتے تھے اور اس کو نیک شگون سمجھتے تھے اور جس کی آگ بجھ جاتی تھی وہ خیال کرتا تھا کہ آج کا دن میرے لئے منحوس ہے اور وہ اپنا خیمہ اکھاڑ کر لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ جاتا تھا جن قبائل کی آگ بجھی انہوں نے اس رواج کے مطابق اپنے خیمے اکھاڑے اور پیچھے کو چل پڑے ان کو دیکھ کر اردگرد کے قبائل نے سمجھا کہ شاید یہود نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر شبخون مار دیا ہے اور ہمارے آس پاس کے قبائل بھاگ رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی جلدی جلدی اپنے ڈیرے سمیٹے اور میدان سے بھاگنا شروع کر دیا۔ ابوسفیان اپنے خیمہ میں آرام سے لیٹا تھا کہ اس واقعہ کی خبر اسے بھی جا پہنچی وہ گھبرا کر اپنے بندھے ہوئے اونٹ پر چڑھ بیٹھا اور اس کو ایڑیاں مارنی شروع کر دیں۔ آخر کسی نے اسے توجہ دلائی کہ وہ یہ کیا حماقت کر رہا ہے اور اس پر اس کے اونٹ کی رسیاں کھولی گئیں۔ اور وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت بھاگ گیا۔"

تفسیر سورۃ البقرہ
صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳

ناظم انصاراللہ ضلع لاہور کا تقرر

محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مکرم و محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کا انتخاب بطور ناظم ضلع لاہور منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ تقرر تین سال یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء (۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش) تک کے لئے ہوگا۔

متعلقہ مجالس از راہ کرم ناظم صاحب ضلع سے تعاون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عاجز اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ آیا ہوا ہے تعلیم شروع ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں میرا حافظ و ناصر ہو اور کامیاب و کامران واپس اپنے ملک لائے۔

لطف المنان

121-07 101 Ave
Richmond Hill N.Y 11419
NEW YORK. U.S.A.

غلبۂ اسلام کے دن قریب تر لانے کے لئے جماعت مخلصین کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دنیا بھر کو اسلام کے نور سے منور کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہر حال دنیا میں غالب آکر رہے گا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام
کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا
دن آئے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے

(فتح اسلام)

تاریکی میں بھٹکنے والی دنیا اس امر پر مجبور ہوگی کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرلے اور خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے کیونکہ یہ مالی سال کے آخری دن ہیں الحمد للہ علی ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں مثمر ثمرات بنائے آمین

(از نظارت بیت المال آمد)